Original Manuscripts, the Majority Tex and Translations(Urdu)

By W. Gary Crampton

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں۔ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں۔بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔تو ہم ہر ایک ذہن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی
ٹینیسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@oal.com
ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com
ٹیلی فون:4237430199۔فیکس۔4237432005

اصلی مسودے،زیادہ متن اور اُنکے ترجمے

ڈبلیو گیری کریمپٹن

ویسٹ منسٹر ایمان کے اعتراف ۱:۸ میں ہم پڑھتے ہیں

پُرانا عہدنامہ عبرانی زبان میں لِکھا گیا ہے جو اُس وقت کے لوگوں کی مقامی زبان تھی۔نیا عہدنامہ یونانی زبان میں جو اُس وقت کے لکھاریوں کی زبان تھی۔انہی دونوں کو خدا کا الہام اور اس کی خاص حفاظت ونگہبانی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے یہی تمام زبانوں میں خالص رہی اِسی لئے یہ زبان زیادہ مستند ہے۔چنانچہ ہر قسم کی بے چینی کے باوجود کلیسیاء نے انہی کی طرف رجوع کیا ہے۔کیونکہ خدا کا حکم تھا کہ اُس کے کلام کو پڑھیں اور غور کریں۔چنانچہ ساری اقوام کے لئے حُکم جاری ہوا کہ کلام مقدس کو انکی زبانوں میں فراہم کیا جائے۔تاکہ لوگ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والے خدا کی پرستش پورے رسم و رواج اور بائبل مقدس پہ ایمان رکھتے ہوئے کر سکیں۔

لیکن ویسٹ منسٹر فرقے کے رہنماؤں کے نزدیک بائبل مقدس کے اصلی نسخہ جات ہی کلام مُقدس الہامی تھے۔جنہیں خدا نے لکھوایا تھا۔یعنی یونانی اور عبرانی میں لکھی ہوئی بائبل ہی مستند ہے۔لیکن ایک تعلیمی مسئلہ ہے۔جس کا سارا زور نسخہ جات پر نہیں بلکہ الفاظ پر ہے،وہ کہتا ہے کہ آج کے تراجم بالکل بھی اصلی نہیں ہیں اور جو ہمارے پاس ہے وہ تو نقل کی نقل ہے لیکن ہم دیکھیں کہ بے شک ہمارے پاس اصلی نہیں

ہے۔اچھے والے ترجمے کی بائبل مقدس میں الفاظ بھی درست اور اصلی ہیں۔اور بائبل کی گہرائی سے مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان ترجموں میں کوئی تحریری غلطی نہیں ہے۔خدا نے کبھی دعویٰ کیا ہے کہ اُس نے ترجمہ کرنے والے نقل کرنے والوں کو الہام عطا کیا ہے (لیکن خدا نے اپنے کلام کو خالص رکھنے کا وعدہ ضرور کیا ہے۔جو کہ سارے زمانوں تک رہے گا) اشعیا ۴۰:۸

اگر غلطی اصلی نسخہ جات کی ہوگی تو یہ خدا کی ہوگی۔لیکن اگر یہ غلطی ترجمے والی بائبل میں ہوئی ہے تو اُس کا ذمہ دار نقل کرنے والا لکھاری ہے۔صرف اصلی مصنفین ہی خدا کے الہام سے لکھتے تھے جس میں کوئی غلطی نہ تھی۔(۲پطرس ۱۔۲۰۔۲۱ خروج ۳۲:۱۵۔۱۶۔سیموئیل ۲:۲۳۔ارمیا ۱:۱۹) اور تمام نقل شدہ نسخہ جات صرف تب تک ہی الہامی ہیں جب تک وہ خدا کے کلام کو الہامی غلطیوں سے پاک اور خدا سے لکھا ہوا بیان کریں۔

ایڈورڈ جے ینگ:۔

ای جے ینگ لکھتا ہے کہ " اگر کلام واقع ہی اپنے مُنہ سے پھونکا ہے تو اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اصلی وہ ہی ہے جو خدا نے کیا ہے اگر خدا کے پاک بندے جنہوں نے روح القدس پایا اور روح کی ہدایت سے بولے تو پھر ہی الہامی ہیں۔لیکن یہ کہنا کہ بالکل قابل ضمانت نہیں ہے کہ ان سے کیے گے ترجمے وہ بھی الہامی نہیں کیونکہ یہ اُن انسانوں نے لکھے ہیں جو روح القدس سے پیدا نہیں ہوئے چنانچہ وہ اصلی نسخوں کی نسبت خدا کا پھونکا ہوا کلام ہیں۔

فرانسس طیورطین:۔

فرانسس طیورطین کی بھی یہ رائے ہے اگر چہ ہم بائبل مقدس کی ابتدائی یا ابدی کاملیت کی عزت کرتے ہیں تاہم یہ نہیں مانتے کہ نقل کرنے والے اور چھاپنے والے الہامی تھے۔صرف خدا نے اُن کی نگہبانی کی تا کہ کوئی غلطی اُس کلام میں داخل نہ ہو۔لیکن پھر بھی بہت سارے لوگوں کے گروہ شامل جو لفظوں کی درستگی کرتے رہتے ہیں چنانچہ خدا کے کلام کے ترجمے کے جتنے بھی ذرائع ہیں اُن کو درست کرنے والہ انسانی گروہ نہیں بلکہ خدا کی حفاظت ہے۔لیکن خدا جو ان مقدس صحیفوں کا ترجمہ کرنے لئے کام پر لگائے جاتے ہیں۔اپنی کم عقلی کی وجہ سے بہت ساری غلطیوں کو اکٹھا کر دیتے ہیں اب ان ساری غلطیوں کو دور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ترجموں کی نقل بمطابق اصل ہو چنانچہ تما طماروں کو غلطیوں سے پاک نہیں کیا جا سکتا۔لیکن اصلی نتیجہ جات کے ساتھ موازنہ اس لئے کیا جا سکتا ہے۔پھر وہ ترجمہ ہر طرح سے پاک ہوتا ہے لیکن نقل در نقل کی بجائے جس میں غلطی کی گنجائش ہو رد نہیں کیا جا سکتا۔ادبی تحریک جو سولھویں صدی میں شروع ہوئی وہ ان نقلوں اور دستاویزات کا موازنہ کرتی ہیں اور بہت قریب سے اُن کا جائزہ لیتی ہیں جتنا انسانی طور پر ممکن ہے جیسے ایک انسان تصور کر سکتا ہے۔

گورڈرن کلارک:۔

ادبی تنقید پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ بہت مشکل اور نازک مرحلہ ہے۔

اگر چہ رومن کیتھولک چرچ غلطی سے پرانے عہدنامے میں چھ غیر الہامی کتابوں کو شامل کرتا ہے۔جہاں تک مسیحی کلیسیاء کا تعلق ہے۔ان

کے نزدیک عہدنامے میں کوئی بے یقینی نہیں وہ صرف ایک ہی متن کو مانتے ہیں جوکہ موسوی ہے اور اس میں انتالیس کتابیں ہیں رابرٹ ڈیک ولسن کہتا ہے۔

''ہم قریباً یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ شاید ہمارے پاس وہی کلام ہے جو یسوع اور اُس کے رسولوں کے پاس تھا۔لیکن اصل تنازعہ نئے عہد نامے کے بارے میں ہے کیونکہ آج کے جدید دور میں یونانی متن کے سنتالیس (۴۷۰۰) سے زیادہ ترجے ہو چکے ہیں ۲۲۰۰ سے زیادہ عبادتی رسومات کے کتابیں ہیں (بائبل مقدس کی تلاوت اور عبادات کے بارے میں مواد جو ہفتہ وار استعمال ہوتا ہے) ان میں نئے عہد نامے کے کچھ حصے بیان کیے گئے ہیں۔اس کے علاوہ قدیم پیپر پر لکھے ہوئے نسخے اور بھی ہیں جو نئے عہدنامے سے لیے گئے ہیں۔لیکن نئے عہدنامے کی طرح کا کوئی بھی مواد پرانا نہیں ہے۔وار ویک مونٹ گومری کہتا ہے

''نئے عہدنامے کے بارے میں اور اُس کی نقل شدہ کاپیوں درستگی کا معاملہ پیچیدہ ہے۔کیونکہ ترجموں کو نئے عہدنامے کے برابر ٹھہرانا قدیم کلاسیکی ادب کی مخالفت ہے کیونکہ اُن میں کوئی بھی نئے عہدنامے کی طرح تصدیق شدہ نہیں ہے۔

بینجمن وارفیلڈ:۔

جیسا کہ بی بی وارفیلڈ اشارہ کرتا ہے کہ بقول ولیٹ منٹر ماہرین کے ہر نقل شدہ کاپی غلطی کے بغیر نہیں ہے۔لیکن صرف عبرانی اور یونانی میں لکھے ہوئے نسخہ جات اصلی حالت میں محفوظ ہیں ضروری نہیں کہ اصلی نسخہ جات کی نقل ہی کسی اور شکل میں ہو بہو کر لی جائے لیکن صرف خدا کی حاکمیت ہی ہے جس نے اس کو بچایا ہوا ہے۔چنانچہ غلطیوں سے پاک نظریہ صرف اُسی کلام کے لئے موزوں ہے صرف انہی دو نسخوں پر موزوں ٹھہرتا ہے جو خدا نے خود لکھوائے ہیں۔لیکن اس قانون کی تھوڑی سی ترمیم کرکے نقل شدہ نسخہ جات پر بھی لاگو کیا جاسکتا ہے۔کیونکہ ان نقل شدہ کاپیوں میں کلام تو اصلی ہے اور خدا کے الہام کا عقیدہ جو (تیمو تاؤس ۳:۱۶۔۱۷) اس کے مطابق خدا کے کلام کی حفاظت غلطی سے پاک ہونا اور خود خدا کی طرف سے ہونا بیان کیا گیا ہے۔چنانچہ اصل بائبل مقدس کے مطابق لکھاری کہتا ہے وہ خدا کے منہ سے نکلا اور ان نسخوں کی نقل کے بارے میں یہ اصل کلام کی کاپی ہے اور یہی وہ معیار ہے جس سے انسان زندہ رہے گا۔

جان اوون:۔

جان اوون ولیٹ منٹر کا ہم زمانہ تھا۔لکھتا ہے کہ میری ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے اور میرا مرکزی نقطہ یہ ہے نیا اور پرانا عہدنامہ خود خدا نے ہمیں دیا ہے۔اور جو خدا دیتا ہے اُس میں کیسے غلطی کی گنجائش ہوسکتی ہے۔اپنی کلیسیاء سے محبت اور پیار کی وجہ سے خدا نے سارا کلام اصلی حالت اور اصلی زبان میں محفوظ کرلیا ہے۔جو اپنی پوری روحانی آب وتاب کے ساتھ موجود ہے۔جس میں بغیر کسی دوسرے ذرائع خدا کی الٰہی حاکمیت اور کلام کی اصلیت نظر آتی ہے۔

الفاظ کو محفوظ کرنا:۔ ہمیں حیران نہیں ہونا چاہیئے کہ خدا نے آج تک اپنے کلام کو محفوظ رکھا۔بائبل مقدس خود اس کاملیت کا اظہار کرتی ہے ۔زبور ۱۱۹ (تیرا کلام اے خداوند ازل سے آسمان میں موجود ہے اور تیری شہادتوں کے بارے میں جو میں پرانے زمانے سے پائیں ہیں جیسے تو نے ہمیشہ قائم رکھا۔تیرے کلام کی کاملیت میں سچائی ہے اور تیری سچی راستبازی کے قصے ہمیشہ سچے ہیں ۔اشعیاء ۴۰:۸ گھاس سوکھ

جاتی ہے پھول مرجھا جاتے ہیں۔لیکن خدا کا کلام ہمیشہ قائم رہے گااور خود خداوند یسوع نے متی ۵:۱۸ میں کہا آسمان اور زمین ٹل جائے گئے لیکن میرے منہ کی باتیں نہ ٹلیں گی۔یعنی یہاں خداوند یسوع مسیح یہاں کہنا چاہتا ہے کہ اُن کے کلام میں سے الف اور ٹے میں ادھر سے اُدھر نہ ہونگے ۔جان کیلون اظہار کرتا ہے۔کہ خدا کے کلام میں کچھ بھی فالتونہیں چنانچہ وہ ایک حرف کو بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔یہ ساری آیات خدا کے کلام کی پاکیزگی اور سچائی کو ظاہر کرتیں ہیں،مثلاًتشنیہ شرع 32:12.12;4 امثال 16:30 مکاشفہ 19;18:22 ہمیں بتاتے ہیں کہ خدا کے اصلی کلام میں سے کوئی بھی بندہ نہ نقطہ بڑھا سکتا ہے اور نہ کم کرسکتا ہے۔اور یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ کلام میں تبدیلی کرنے والہ شیطان کا ایک ساتھی ہے۔جوانسان کے گرنے کا سبب بنا۔پیدائش 7;1 مکاشفہ 18.18;22 بہت محفوظ ہیں چنانچہ میں ہراُس شخص کو جونبوت کی باتیں سُنتا ہے یہ گواہی دیتاہوں کہ اگر ان باتوں میں کچھ بڑھائے تو خداوہ آفتیں اُس پر بڑھائے گا جو اس کتاب میں لکھی گئی ہیں اوراگر کوئی اس کتاب میں سے نکالے تو خدا اُس کا حصہ اس شجر اور شجرحیات میں سے نکال دے گا۔

ارمیا 36 باب میں یونا میم نے نبی کے اصلی کاغذات پھاڑ دیئے اور ارمیا سے دوسرے لکھنے کو کہا گیا ہے۔عبرانیوں 14:9 تشنیہ شرع 18:17 میں جب دس احکام کی لکھی ہوئی لوحوں کو نیا بنانے کا حکم جاری ہوا تا کہ خدا کے کلام کے بارے میں بادشاہ **ملک** میں قانون بنا سکے کیونکہ بادشاہ نے ہی ایک نقل بنانے کے لئے کہا تھا۔**کلسیوں** 16:4 میں مقدس پولوس لکھتے ہیں کہ جب یہ خط تم خود پڑھ لوتو اس کی بہت ساری نقلیں دوسروں کی دی جائیں اوراصلی نقلیں وہی ہونگی جوخدا کے کلام کے مطابق ہونگی بائبل مقدس کا ٹھیک ہو خود کلام میں لکھا ہے مثلاً یسوع نے اشعیانبی کے صحیفے میں کلام پڑھا متی 21.18:12 لوقا 21.16:4 اور دوسروں سے بھی خدا نے کہا کہ وہ صحیفوں کو تلاش کریں یوحنا 39:5 خداوند یسوع کے زمانے میں پڑھے جانے والے طومار اصلی کلام کی نقل ہوگی۔اُن کے اور بھی وہی الفاظ لکھے گئے تھے جوخدا نے الہام کے ذریعے دیئے تھے۔2 تیموتاوس 13:4 میں مقدس پولوس بھی حکم دیتا ہے کہ بائبل مقدس کے پرانے عہدنامے کے نسخہ جات کی تلاش کرے۔امثال 1:25 ہم پڑھتے ہیں کہ سان کی اصلی حکمت کی باتوں کو حزقیال نے نقل کیااور ان نقلوں کو خدا کا کلام سمجھا جاتا ہے۔کلام کے ہم تک پہنچانے تک وارمین کہتا ہے کہ نیا عہدنامہ ہمیں بغیر کسے تبدیلی کہ ہمیں ملا ہے۔اور بے شک یہ ہمیں کتنی ہی تبدیل شُدہ حالت میں کیوں نہ ملے بقول رسدر رچیڈ بین ٹلے کے مقدس لکھنے والے افراد کے کلام میں کوئی تبدیلی نہیں اور کلام کا کوئی نقطہ بھی خراب نہیں ہوا۔

درست ترجمہ بھی خدا کا کلام ہے کلام مقدس کا موجودہ ترجمہ جسے پچوحبٹ یا عوامی ترجمہ کہتے ہیں نہ صرف یہ غلطیوں سے پاک تھا بلکہ خدا کے کلام کو لوگوں تک پہچانے کی بہت اہمیت تھی کہ خدا اپنا کلام لوگوں سے اُن کی زبان میں کرے اور لوگ صبر اور سہولت کت ساتھ کلام کو پڑھ سکیں اور اُس پر اُمید رکھ سکیں۔جیسا کہ ایمان کے اعتراف میں لکھا ہے کہ تمام لوگ مل جائیں خدا کے خوف میں اور بائبل مقدس کو پڑھنے میں اور ڈھونڈنے میں اتنا وقت صرف کریں کہ کہ بائبل مقدس کو اپنی مقامی زبان میں سمجھنا شروع ہو جائیں۔یہ عقیدہ بھی بائبل مقدس کی مختلف حوالو میں موجود ہے۔تشنیہ شرع 12.11:31 ارمیا 7.6:36 مقدس متی کی انجیل 20.18:28 یوحنا 39:5 رومیوں 14:5 وغیرہ وغیرہ اس طرح سے ساری قوموں کے لوگ جانیں گے خدا نے ہم پر نجات کیسے بھیجی یوحنا 31:20 رومیوں 17.16:1 کہ

ہم سب گناہ کے خلاف اپنی حفاظت کر سکیں بالکل یہی اصول تھا 80 جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا کا کلام اصلی زبان میں عزرا نبی کو ملا جیسے یود میں لاوی کے کاتبوں نے مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا۔ خود یسوع نے اپنی زمینی خدمت میں لوگوں سے اُن کی زبان میں بات کی۔ اپنے بشارتی سفر میں مقدس پولوس نے بھی لوگوں میں اُن کی مادری زبان میں کلام پھیلایا اس سے لگتا ہے کہ خدا کا الہام انسان کی مادری زبان میں بھی ہو سکتا ہے کیونکہ مادری زبان خدا کا تحفہ ہے اور اس زبان میں خدا کے سارے کلام کو سچائی اور لفظ بالفظ بیان کیا جا سکتا ہے کیونکہ خدا کے بعد انسان میں ابلاغ کے لئے بہت اہم ہے۔

فرانسس طیورتن:۔

اُس نے کہا کہ صرف ضروری عقیدے ہی نہیں بچے بلکہ متن کے الفاظ بھی تبدیل ہو گئے ہیں وہ کہتا ہے کہ خدا کی پاک مرضی کے بغیر کوئی بھی اس کی نقل نہیں کر سکتا اور نہ تو تمام بت پرست، خدا سے دور لوگ عملی ماہرین آسانی سے نقل کر سکتے ہیں اور بائبل کاملیت اور حاکمیت کو رد کر سکتے ہیں۔

کیونکہ کوئی بھی خراب چیز نہ تو ایمان کا حصہ ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر بائبل مقدس کی طرح متفق ہو سکتی ہے اگر اس پر متنازع ہونے کا الزام ہو تو۔ کیونکہ اگر ایک بار بائبل مقدس کی صداقت مشکوک ہوتی ہے تو ہمارے ایمان کی بنیادیں بھی ہل جائیں گی۔ اور ہم کس پر ایمان رکھیں گے تو پھر میں بائبل کی آیات کی سچائی کس سے پوچھوں گا اور غیر مسیحی لکھاریوں کو کیا جواب دونگا جو کہے گے کہ خدا کا کلام سچا نہیں۔ چنانچہ چھوٹی یا بڑی غلطی خدا کے کلام میں نہیں ہے۔ کیونکہ اتنا ناقص ایمان روحانی زندگی کے لئے خطرناک ہے یہ بات خدا کے کلام کی مکمل یقینی حالت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور کیا یہ ہم مان سکتے ہیں کہ وہ خدا جس نے اس کلام کا ایک ایک لفظ لکھوایا وہ اس کلام کی حفاظت نہ کر سکا کیا خدا اپنے کلام کی جو انسانوں کے مابین عہد نامہ ہے اور وہ جو خاص طور پر اپنی کلیسیاء کو قائم رکھنے کے لئے ایسی ملاوٹ کو دور نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن پھر بھی نقلیں تو نقلیں ہی ہیں۔

جہاں ضرورت پڑے ان میں تبدیلی یا ترمیم کی جا سکتی ہے جو بمطابق اصل ہو۔ 2 ملوک 22 اور دوسرا کرنتھیوں 34 میں ہم پڑھتے ہیں کہ موسیٰ کی اصل قانون کی کتاب کاہن کو مل گئی۔ لیکن جو شرع کی کتاب جو اُن کے پاس تھی وہ بھی تو اصلی شریعت کی کتابوں کی نقل ہونگی جو اصل میں ہونگی۔ بنی اسرائیل کو خدا کے حکموں کے مطابق نہ چلتے ہوئے پایا گیا۔ لوگوں کی فرمانبرداری پر حکومت خدا کے کلام نے کرنی تھی جیسے خود موسیٰ نے اُن کو دیا تھا۔ چنانچہ کچھ ضروری تبدیلیاں کر لیں گئی۔

بالکل درست تراجم:۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس طرح مانیں کہ کون سا ترجمہ درست ہے اور جیسا پہلے ذکر کیا گیا کہ جھگڑا نئے عہد نامے کا ہے کیونکہ پچھلی صدی میں کئے طرح کے ترجمے کئے گئے مثلاً امریکی معیاری نسخہ۔ تبدیل شدہ معیاری ترجمہ نیا امریکی معیاری ترجمہ۔ نیا عالمگیر ترجمہ۔ بادشاہ جیمس ترجمہ۔ یہ سب نئے عہد نامے کے یونانی ترجمے سے نقل کئے گئے ہیں۔ جیسے سکندریہ یا متن یا تعدی متن کہتے ہیں۔ 5000 سے زیادہ طریقوں سے اس یونانی نسخے کی تراجم پر کام ہو رہا ہے۔ جسے اُنیسویں اور بیسویں صدی میں شروع کیا گیا۔ اور بقول ایف، جے ہوٹ اور

بی ایف ویسٹ کوٹ کے مطابق اگر ان جدید نسخوں کو ماننا ہے تو خود میں بے کم اہمیت والی ہیں اور نئے عہدنامے میں ان میں خود بہت سارے فرق پائے جا سکتے ہیں۔

ویسٹ کورٹ نظریہ کے مطابق تقریباً 85 تا 90 متن اور ترجم نئے عہدنامے کے یونانی ترجمے سے کیے گئے ہیں جو اسکندریہ متن کے مطابق ایک مکمل طور پر مختلف صورتحال پیش کرتا ہے۔ اور چوتھی صدی میں ہی اس کے ترجم میں تبدیلیاں ہونا شروع ہو گئیں۔

ھیری سٹیورڈ ز کہتا ہے کہ تاریخ بالکل خاموش ہے۔ بازنطینی مواد کی تبدیلی کے بارے میں بھی کوئی تاریخی شواہد موجود نہیں ہے۔ ولیم آئین ویچر کہتا ہے کہ ''قریباً سارے متن بازنطینی کو مکمل طور پر رد کرنے کی وجہ سے اصلی نسخہ جات کے مقابلے میں اسکندریہ متن میں 10 تا 15 فیصد مسقودے موجود ہیں''

زیادہ مواد:۔

نئے عہدنامے کے عالموں کا ایک اور گروہ یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ ان مسودوں کی اکثریت کی اسٹڈی یا مطالعہ کو کچھ پرانے مسودوں کی اسعد ی پت ترجیح دینا ہو گی۔ اس نظریہ کو زیادہ مواد یا بازنطینی مواد نظریہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اس مذہبی مواد کو صدیوں سے کلیسیا میں نسل در نسل منتقل کیا گیا ہے اور اس کو کلیسیاء مواد کہتے ہیں۔ اور جو ہم تک پہنچا ہے وہ کشیر یا زیادہ متن ہے جہاں تک ہم اس قبول کئے گئے مواد اور بازنطینی مواد ایک جیسی اصلاحات ہیں جیسے ای ایف ہلز کہ عام پایا جانے والا متن اور بازنطینی مواد بالکل ایک جیسے ہیں جو نئے عہدنامے کے تراجم ہیں ویسٹ کوٹ نظریہ کے مطابق مسودے کا وزن نہ کیا جائے بلکہ ان کو گنا جائے۔ کیونکہ ان کی بہت بڑی تعداد کا وزن بہت کم ہے دوسری طرف بازنطینی یا متن کے مطابق زیادہ وقت یا عمر بھی تعداد کی طرح اہم ہے کیونکہ پہلے تو کسی بھی متن کا ترجمے کا موقع پے موجود ہونا یا پہلے ہونا اُس کے علاوہ اور برتر ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ قدیم یا سابقہ مسودے میں کچھ غلطیاں بھی ہوں۔ لیکن ادبی شہادتیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ان تمام سابقہ مسودوں کا سلسلہ بازنطینی متن سے جا ملتا ہے۔ اس وقت کے اہم مسودے کوڈکس ویٹیکانی اور کوڈکس سینائیٹکس کی فہرست میں یہ تراجم جا ملتے ہیں۔

ھیری سٹیورز لکھتا ہے کہ ویسٹ کوٹ منسٹر کی نسبت تمام طرح کے تراجم اور بازنطینی پڑھائی اور طور مار وغیرہ پہلے لوگوں کو دیکھائے جا چکے ہیں کیونکی بہت سے آبائے کلیسیاء اور کاغذ کے صفحات سے اُن کی تصدیق ہو چکی ہے

ولیم آئین ویچر کہتا ہے کہ قریباً یہ درست ہے کہ یہ متن تقریباً 4 صدی عیسوی میں یونانی کلیسیاؤں میں موجود تھا کیونکہ زمانی اصلاح کے وقت جب ارامس نے اس ترجمے کو بنیاد بنا کر نئے عہدنامے کی یونانی زبان میں اشاعت کو ممکن بنایا۔ درحقیقت ہمارے پاس مصری دور کے بازنطینی ترجمے کی مصدقہ نقل یا مسودہ موجود نہیں ہے اس کی آسان وجوہات ہیں

1:۔ مصر میں آب و ہوا کافی معتدل ہے اس لئے وہاں سے جو بازنطینی مواد کے طومار ملے وہ سلامت بچے رہے۔

2:۔ مصر کے بدعنوان ماحول میں کسی نے اس ترجمے کی پرواہ نہ کی اس لئے وہ محفوظ بچ گئے۔

جبکہ دیگر مواد بہت زیادہ استعمال ہوا اس لئے اکثر مسودے پھٹ گئے۔ اگر بہت سے مسودوں کا ذریعہ ایک ہو جیسے کہ بازنطینی مواد کا تو

ضروری کہ بہت زیادہ تعداد میں مسودوں کا وزن کم ہو۔

اُس وقت کے لکھاری سوچتے ہوں گئے کہ ان کے تراجم بالکل اصل کے مطابق ہونگے۔اور جو مسدے تعداد میں کم ہونگے۔شاید وہ ایسے مسودے ہوں جن کو ماہرین نے درکردیا ہو۔مزید یہ کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ سارے مسودے بازنطینی متن سے لئے گئے ہوں بلکہ ثبوت یہ کہتے ہیں کہتے ہم بازنطینی مواد کے مختلف تراجم کرسچن ڈم (مسیحی سلطنت) کے زمانے کے ہیں اور تاریخی اعتبار سے ایک نہیں ہیں۔

تیسری بات یہ کہ کلیسیاؤں نے زمانہ اصلاح سے سو (100) سال قبل اس مواد کو استعمال کیا۔اور زمانہ اصلاح کے 350 سال بعد کچھ کلیسیائیں اس کو استعمال کررہی ہیں اور کچھ تو آج بھی اس مواد کو پڑھتے ہیں جیسے ای ایف ہلز لکھتا ہے

(312.1453) خ س میں بازنطینی مواد ایک ہردل عزیز اور عوامی مواد تھ جو لوگ گرجا گھروں میں پڑھتے تھے۔اور پروٹسٹینٹ کلیسیاء کے زمانہ اصلاح لیس قبل یہ پوری یونانی کلیسیاؤں میں استعمال ہوتا تھا۔ارزمانہ اصلاح کے بعد 300 سو سال تک یہ سب پروٹسٹینٹ کلیسیاؤں کا ترجمہ اور مواد بھی بن گیا۔اور اس سے کنگ جیمز ترجمہ اور ابتدائی پروٹسٹنٹ ترجمہ بھی بنایا گیا

مزید براں ہر وجہ یہ جاننے کے لئے درست ہے کہ دوسری تیسری اور چوتھی صدی میں بازنطینی مواد ہی استعمال ہوتا تھا۔اگر عالم حضرات ویلیٹ کوٹ نظریہ کو درست مان لین یعنی اسکندریہ کا ترجمہ یا مواد درست تھا تو پھر تو کلیسیاء دو ہزار سال تک اصلی مواد یا بازنطینی مواد سے نہ واقف رہی۔اور اس طرح نیا عہدنامہ قابل مشکوک ہے۔اور یہ تنقید ایمانی کم اور ادبی زیادہ ہیت۔اس کے انداز میں فلسفہ دان ھیگل کے نظریات کا عکس ہے۔کہ کس طرح سے ادبی تنقید میں ترقی یافتہ ہونا پایا جاتا ہے۔

کیا قانون بند ہوگیا ہے؟

سب سے بُرا تو یہ ہے کہ اگر ہم یہ بات درست مان لیں کہ اسکندریہ کا مواد درست تھا۔تو کیا نئے عہدنامے کی ترتیب دینے والا قانون بند ہوگیا تھا؟ ایک حقیقت جسے ویلیٹ منسٹر درست مانتا ہے کیوں؟ وہ اس لئے کہ اگر آج بھی کوئی نیا مسودہ یا ترجمہ آجاتا ہے تو پھر ہمیں ہر بار نئے عہدنامے کا جائزہ لینے کی ضرورت پڑے گی اور ہم کبھی بھی اصلی نئے عہدنامے کا مواد نہیں پاسکیں گے۔یہ والا مسلہ مقدس مرقس کی انجیل کے آخر میں بہت قابل غور ہے۔اسکندریہ والے ترجمے میں حاشئے کے اندر دی گئی آیات 9.20 اصلی نسخہ کے مطابق نہیں ہیں کیونکہ وہ ویٹکلکن کوڈ اور سینی ٹاکس جنہوں نے اس انجیل کے ترجمے کیے یہ آیات ہیں۔اسکندریہ کے ترجمے کے نظریے کے مطابق مقدس مرقس کے آخری باب کے آخری آیات گم ہوگئی ہیں اور 9.20 آیات بعد میں لکھی گئی۔اب اس نظریے کے حامی لوگ ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ خدا نے اپنے کلام کو خراب ہونے دیا۔اور پھر یہ لوگ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ خدا جو ہے اپنے کلام کو خالص رکھتا ہے۔تو پھر ہمیں مقدس متی 18;5 میں یسوع کہتا ہے ’’آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری کہی ہوئی باتیں نہیں بدلیں گئ‘‘۔

رومن ازم اور زمانہ عقل:۔

جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ ادبی تنقید سولہویں صدی میں شروع ہوئی تو زمانہ اصلاح کے حامی اور پاکیزگی والے لفرقے کے افراد اس مضمون سے واقف تھے وہ یہ یقین رکھتے تھے خدا نے اپنے کلام کو ان مسودوں میں محفوظ رکھا ہے اور رومن کیتھولک فرقہ جو ’صرف بائبل‘‘ کے اصولوں

کے خلاف تھے انہوں نے ان نقول میں بہت ساری تبدیلیاں کر لی۔ رومکا نعرہ تھا کہ جب تک کوئی بتانے والی کلیسیاء ہو کہ خدا کا کلام ٹھیک ہے ہم کیسے بائبل پر یقین رکھ سکتے ہیں۔ انہوں نے بہت سارے فرق نکات میں کے باوجود کلام کو ترجموں کے ساتھ قبول کیا جب کہ پروٹسٹنیٹ اور پاکیزگی والے اس کے خلاف تھے چنانچہ

اٹھارویں صدی کے عقلی ماہرین نے جو تنقیدکی ادب کے لحاظ سے جو نظریات پیش کیے انہوں نے کلیسیا کو گمراہ کر دیا۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ نئے عہدنامے کے چند ابواب کے بجائے کنگ جیمز ترجمہ اور نیا کنگ جیمز زیادہ بہتر ہے۔ یک رنگ کہتا ہے کہ یہ بات ثابت نہیں ہو سکتی۔

کون کلام کو محفوظ رکھتا ہے؟

بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ خدا اپنے کلام کی حفاظت کرتا ہے۔ اور یہ بھی بتاتی ہے کہ اپنے ممسوح کے ذریعے یہ کام کرے نہ کہ ترجمہ کرنے والوں کے ذریعے۔ پرانے عہدنامے میں خدا نے اسرائیل پر وریا کے ذریعے کلام ظاہر کیا۔ نئے عہدنامے میں یہ ذمہ داری کلیسیاء کو دی گئی ہے جو سچائی کا ستون ہے (1 تموتاؤس 3:15) اور کلیسیاء کی ذمہ داری ہے کہ وہ سب چیزوں کی تلاش کرے اور دیکھے کہ سچ کیا ہے؟ اور وہ روحوں کا مشاہدہ کرے کہ کیا وہ خدا کی طرف سے ہیں کیونکہ بہت سارے جھوٹے نبی دنیا میں آ گئے ہیں۔ (ایوحنا 4:1) کلیسیاء کو بڑے احتیاط سے بائبل مقدس کو جاننے کی ضرورت ہے، یسوع کا دعویٰ تھا کہ اُس نے غلطیوں سے پاک جو کچھ اپنے باپ سے پایا سب کچھ ہمیں دے دیا (یوحنا ۱۷:۷) یہی وہ الفاظ ہیں جو ناٹلیں گے (متی ۲۴:۳۵) جو انجیل خداوند نے دی وہ کوئی نہیں توڑ سکتا (یوحنا ۱۰:۳۵) اور یسوع کے لئے جھوٹ بولنا ناممکن ہے (عبرانیوں ۶:۱۸) اِس کے علاوہ مقدس پولوس ہمیں خبردار کرتا ہے کہ اُن تمام لوگوں سے جو کلام کو بدل دیتے ہیں خبردار رہیں (۲ تسلنیکیوں ۲:۲) (۲ پطرس ۳:۱۶)

تیموتاؤس کے نام خط میں مقدس پولوس لکھتے ہیں جو کوئی خدا کے کلام کو یسوع کے کلام کی طرح اور تعلیمات کو خدا کے کلام کی طرح نہیں لیتا وہ سچائی سے انکار کر رہا ہے۔ اور کسی دوسرے کو الفاظ سُننے والوں کو تباہ کر دے گے۔ اور ہمیں ان تمام ناپاک الفاظ کو پھینک دینا چاہیے اور اگر ہم انہیں نہ روکیں گے تو یہ موذی مرض کی طرح پھیل جائیں گے، ان تمام ساری باتوں سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ہمیں خدا کے کلام اور اُن کے تراجم کو دھیان سے دیکھنے کی ضرورت ہے کیوں کہ ہم خدا کے کلام کی بات کر رہے ہیں، یہ ضروری نہیں کہ ترجمہ ٹھیک ہو بلکہ تعلیمات بھی درست ہوں چنانچہ اسکندریہ کے ترجمے کی بجائے بازنطینی بہت بہتر ہیں اور ترجمے اسی سے ہونے چاہئیں۔ بائبل کی تحریر کا الہامی ہونے کا نظریہ یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ کلام کو بچانے والا خدا ہے اور یہ بھی کہ ترجمہ صرف بازنطینی ترجمے سے کیا جائے۔ جو بقول ہلز الٰہی الہام کی ہو بہو نقل ہے۔

یونانی نئے عہدنامے کے مسودوں میں بازنطینی مواد لکھا گیا ہے اور بڑے پیانے پر لکھا گیا ہے۔

بازنطینی مواد بالکل درست ہے جو کسی دوسرے ترجمے کی نسبت ابھی تک موجود ہے اور خدا کی بھی یہی مرضی ہے کہ نئے عہدنامے کے جتنے ترجمے ہوں اُن میں بازنطینی ترجمے کو امتیازی حیثیت حاصل ہو، یہ کلیسیاء کی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا کے حفاظت والے ہاتھ کو پہچان لیں اور مان لیں کہ کلیسیائی قانون میں بازنطینی ترجمہ ہی معیاری ہے بالکل اُسی طرح جس طرح اُس نے ستائیس کتابوں کو مستند اور حتمی مانا۔ بائبل

کے قانون کا بھی یہی تقاضا ہے۔

۳۔ بائبل مقدس:۔

ایک بار پھر ہم زمانے اصلاح کے نعرے "صرف بائبل مقدس" کی اہمیت کو سمجھتے ہیں لیکن کونسا ترجمہ درست ہے یہ جاننا ضروری ہے ۔ جہاں پر دو عقیدوں کی بات کی گئی ہے زبانی اور پہلے سے ہی الہامی کلام اور دوسری الہامی الفاظ کا محافظ خدا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا نے صرف اِس الہامی الفاظ کو ہی عطا نہیں کیا بلکہ تمام زمانوں میں انہیں مستند بھی رکھا ہے اور پاک بھی رکھا ہے۔ خدا کا کلام جو ویسٹ منسٹر کے ایمان کے اعتراف میں بیان کیا گیا ہے، ایک مسیحی ایمان رکھتا ہے کہ جو کچھ بھی خدا کا الہام ہے اُس کا مالک خدا خود ہے کیونکہ خدا خود اِس میں بولتا ہے، اپنے کلام میں فرماتا ہے کہ وہ خود سارے زمانوں میں اُسے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ عبرانی اور یونانی ترجموں میں الہامی ہونا کوئی ضروری نہیں یہ اسکندریہ ترجمے کا دعویٰ ہے کہ اُسے رد کر دینا چاہیے۔ ای ایف ہلز کہتا ہے " کیونکہ زمانہ اصلاح کا ترجمہ ہی اصلی یونانی ترجمہ ہے اِس لئے خدا اِسے خاص حفاظت سے رکھے گا اور اِس تمام مسیحیوں میں اُسے وقار بخشے گا جو مسلسل اِس کا مطالعہ کرتے ہوں۔